فیضانِ مدنی مذاکرہ (قسط:32)

نعت خوانی کے متعلق سُوال جواب

پیشکش:
مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

یہ رسالہ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ کے مدنی مذاکرہ نمبر 24 کے مواد سمیت المدینۃ العلمیۃ کے شعبے "فیضانِ مدنی مذاکرہ" نے نئی ترتیب اور کثیر نئے مواد کے ساتھ تیار کیا ہے۔

پہلے اِسے پڑھ لیجیے!

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے بانی، شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطّارؔ** قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اپنے مخصوص انداز میں سنتوں بھرے بیانات، علم و حکمت سے معمور مَدَنی مذاکرات اور اپنے تربیت یافتہ مبلغین کے ذریعے تھوڑے ہی عرصے میں لاکھوں مسلمانوں کے دلوں میں مدنی اِنقلاب برپا کر دیا ہے، آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی صحبت سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے کثیر اسلامی بھائی وقتاً فوقتاً مختلف مقامات پر ہونے والے مَدَنی مذاکرات میں مختلف قسم کے موضوعات مثلاً عقائد و اعمال، فضائل و مناقب، شریعت و طریقت، تاریخ و سیرت، سائنس و طِبّ، اخلاقیات و اِسلامی معلومات، روزمرہ معاملات اور دیگر بہت سے موضوعات سے متعلق سُوالات کرتے ہیں اور شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ انہیں حکمت آموز اور عشقِ رسول میں ڈوبے ہوئے جوابات سے نوازتے ہیں۔

امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے ان عطا کردہ دِلچسپ اور علم و حکمت سے لبریز مَدَنی پھولوں کی خوشبوؤں سے دُنیا بھر کے مسلمانوں کو مہکانے کے مقدّس جذبے کے تحت المدینۃ العلمیۃ کا شعبہ **"فیضانِ مدنی مذاکرہ"** ان مَدَنی مذاکرات کو کافی ترامیم و اضافوں کے ساتھ **"فیضانِ مدنی مذاکرہ"** کے نام سے پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے۔ ان تحریری گلدستوں کا مطالعہ کرنے سے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ عقائد و اعمال اور ظاہر و باطن کی اصلاح، محبتِ الٰہی و عشقِ رسول کی لازوال دولت کے ساتھ ساتھ مزید حصولِ علمِ دین کا جذبہ بھی بیدار ہوگا۔

اِس رسالے میں جو بھی خوبیاں ہیں یقیناً ربِّ رحیم عَزَّوَجَلَّ اور اس کے محبوبِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عطاؤں، اَولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام کی عنایتوں اور امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی شفقتوں اور پُرخلوص دُعاؤں کا نتیجہ ہیں اور خامیاں ہوں تو اس میں ہماری غیر اِرادی کوتاہی کا دخل ہے۔

مجلس المدینۃ العلمیۃ
(شعبہ فیضانِ مَدَنی مُذاکرہ)
۱۴ ربیع الآخر ۱۴۳۹ھ / 02 جنوری 2018ء

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

نعت خوانی کے متعلق سُوال جواب

شیطان لاکھ سُستی دِلائے یہ رِسالہ (۳۶ صفحات) مکمل پڑھ لیجیے

اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ معلومات کا اَنمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

خَلْق کے رَہبر، شافِعِ محشر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: شَبِ جُمعہ اور روزِ جُمعہ (یعنی جمعرات کے غروبِ آفتاب سے لے کر جُمعہ کا سورج ڈوبنے تک) مجھ پر دُرُودِ پاک کی کثرت کر لیا کرو، جو ایسا کرے گا قیامت کے دن میں اس کا شَفیع و گواہ ہوں گا۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نعت خوانی کی اَہمیت و فضیلت

سُوال: نعت کسے کہتے ہیں؟ نیز نعت خوانی کی اَہمیت و فضیلت بھی بیان فرما دیجیے۔

جواب: وہ مَنْظُوم (یعنی اَشعار میں لایا گیا) کلام جس میں شاہِ خیرُ الْاَنام صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعریف و توصِیف بیان کی جائے اُسے عُرفِ عام میں ”نعت“ کہا جاتا

مدینہ

(1) ...... شعب الایمان، باب فی الصلوات، فضل الصلاۃ علی النبی ﷺ لیلۃ الجمعۃ، ۳/۱۱۱، حدیث: ۳۰۳۳ دار الکتب العلمیۃ بیروت

ہے۔ نعت خوانی کی بڑی اَہمیت و فضیلت ہے کیونکہ اس میں سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے کمالات و معجزات، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعریف و توصِیف اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فَضائِل و مَحاسِن بیان کیے جاتے ہیں اور ”حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے فَضائِل و مَحاسِن کا ذِکرِ جمیل رَبُّ الْعَالَمِیْن جَلَّ جَلَالُہٗ اور تمام اَنبیاء و مُرسَلِیْن عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالتَّسْلِیْم کا مُقَدَّس طریقہ ہے۔ حضرت حق جَلَّ مَجْدُہٗ نے قرآنِ کریم کو اپنے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کی مَدح و ثنا کے قِسم قِسم کے گُلہائے رَنگارنگ کا ایک حسین گلدستہ بنا کر نازِل فرمایا ہے اور پورے قُرآن میں آپ کی مُقَدَّس نعت و صفات کی آیاتِ بینات اس طرح چمک چمک کر جگمگا رہی ہیں جس طرح آسمان پر ستاروں کی بَرات اپنی تجلیات کا نُور بکھیرتی رہتی ہے اور اَنبیاءِ سابِقین کی مُقَدَّس آسمانی کتابیں بھی اِعلان کر رہی ہیں کہ ہر نبی و رسول، اللہ کے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کی مَدح و ثنا کا نقیب اور ان کے فَضائِل و مَحاسِن کا خطیب بن کر عمر بھر فضائِلِ مصطفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کے فضل و کمال اور ان کے جاہ و جلال کا ڈنکا بجاتا رہا۔ یہی وجہ ہے کہ صَحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کے مُقَدَّس دور میں ہزاروں اَصحابِ کِبار ہر کوچہ و بازار اور میدانِ کارزار میں نعتِ رسول کے نغموں سے اِنقلابِ عظیم بَرپا کر کے ایسے ایسے عظیم شاہکار عالَم وجود میں لائے کہ کائناتِ ہستی میں ہدایت کی نسیم بہار سے ہزاروں گلزار نمودار ہو گئے اور دورِ

صَحابہ سے آج تک پیارے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کے خوش نصیب مَدَّاحوں نے نظم و نثر میں نعتِ پاک کا جتنا بڑا ذخیرہ جمع کر دیا ہے کہ اگر ان کا شُمار کیا جائے تو دفتروں کے اَوراق تو کیا رُوئے زمین کی وُسعت بھی ان کی تاب نہ لاسکے گی۔ حضرت حَسَّان بِن ثابِت اور حضرت عبدُ اللہ بن رَواحہ اور کعب بِن زُہَیر وغیرہ صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم نے دربارِ نبوت کا شاعِر ہونے کی حیثیت سے ایسی ایسی نعتِ پاک کی مثالیں پیش کیں کہ آج تک بڑے بڑے باکمال شُعراء ان کو سُن کر سر دُھنتے رہتے ہیں اور اِنْ شَآءَ اللّٰہ تَعَالٰی قیامت تک حضور سرورِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کی مَدح و ثنا کا چرچا نظم و نثر میں اسی شان سے ہوتا رہے گا۔"(1)

رہے گا یوں ہی ان کا چرچا رہے گا
پڑے خاک ہو جائیں جل جانے والے (حدائقِ بخشش)

دربارِ رسالت کے سب سے زیادہ مشہور شاعِر

حضرتِ سَیِّدُنا حَسَّان بِن ثابِت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ دربارِ رسالت کے شُعراءِ کرام میں سب سے زیادہ مشہور ہیں۔ اُمُّ الْمُؤمنین حضرتِ سَیِّدَتنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے رِوایت ہے کہ حضورِ اَقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حَسَّان بِن ثابِت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے لیے مسجد میں منبر بچھواتے اور وہ منبر پر کھڑے

مدینہ

1 ......سیرت مصطفی، ص ٨٤٦ مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

ہو کر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مدح کرتے اور کفار کی طرف سے کیے ہوئے حملوں کا جواب دیتے، پھر رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے: جب تک حَسَّان (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ) اللہ عَزَّوَجَلَّ کے رسول (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی تعریف اور دِفاع کرتے رہتے ہیں اس وقت تک اللہ عَزَّوَجَلَّ رُوحُ الْقُدُس (یعنی جبریل عَلَیْہِ السَّلَام) کے ذریعے ان کی مدد فرماتا ہے۔[1]

حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ اللہ بِن رَواحہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ جنہیں حضورِ اَقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے "سَیِّدُ الشُّعَراء" کا لقب عطا فرمایا تھا۔[2] ان کے چند مَدحِیَہ اَشعار بخاری شریف میں موجود ہیں۔[3]

بارگاہِ رِسالت سے اِنعام واِکرام

جب ہَوازِن کی فتح ہوئی تو کثیر مِقدار میں مالِ غنیمت مسلمانوں کے ہاتھ آیا تو نبیِٔ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہَوازِن کے وَفْد سے دَریافت فرمایا کہ (تمہارا سردار) مالِک بِن عَوف کہاں ہے؟ انہوں نے بتایا کہ وہ "ثَقِیف" کے ساتھ طائِف میں ہے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا کہ تم لوگ مالِک بِن عَوف کو خبر کر دو کہ اگر وہ مسلمان ہو کر میرے پاس آ جائے تو میں

مدینہ

1 ...... ترمذی، کتاب الادب، باب ما جاء فی انشاد الشعر، ۳۸۵/۴، حدیث: ۲۸۵۵ دار الفکر بیروت

2 ...... المواھب اللدنیة و شرح الزرقانی، باب فی مؤذنیہ... الخ، ۷۵/۵ دار الکتب العلمیة بیروت

3 ...... بخاری، کتاب التھجد، باب فضل من تعار من اللیل فصلی، ۳۹۱/۱، حدیث: ۱۱۵۵ دار الکتب العلمیة بیروت

اس کا سارا مال اسے واپس دے دوں گا۔ اس کے علاوہ اس کو ایک سو اونٹ اور بھی دوں گا۔ مالِک بِن عَوف کو جب یہ خبر ملی تو وہ رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خِدمت میں مسلمان ہو کر حاضِر ہو گئے اور حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کا کُل مال ان کے سپرد فرما دیا اور وعدہ کے مُطابِق ایک سو اونٹ اس کے علاوہ بھی عِنایت فرمائے۔ مالِک بِن عَوف آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اس خُلقِ عظیم سے بے حد مُتأثر ہوئے اور آپ کی مَدح میں نعتیہ اَشعار پر مشتمل ایک قصیدہ پڑھا جس کے دو شعر یہ ہیں:

مَا اِنْ رَاَیْتُ وَلَا سَمِعْتُ بِمِثْلِہٖ
فِی النَّاسِ کُلِّهِمْ بِمِثْلِ مُحَمَّدٖ
اَوْفٰى وَاَعْطٰى لِلْجَزِيْلِ اِذَا اجْتُدِی
وَمَتٰى تَشَاْ يُخْبِرْكَ عَمَّا فِیْ غَدٖ

یعنی تمام اِنسانوں میں حضرت محمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا مِثل نہ میں نے دیکھا نہ سُنا جو سب سے زیادہ وعدہ پورا کرنے والے اور سب سے زیادہ مال عطا فرمانے والے ہیں اور جب تم چاہو ان سے پوچھ لو وہ آیندہ کی خبر تم کو بتا دیں گے۔

نعت کے یہ اَشعار سُن کر حضورِ اَقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ان سے خوش ہو گئے اور ان کے اِسلام کو پسند فرما کر انہیں مسلمانوں پر عامِل مُقرَّر فرما دیا۔[1]

مدینہ

1 ...... سیرت ابن ھشام، ص ۵۰۵ دار الکتب العلمیۃ بیروت

ایک رِوایت میں یہ ہے کہ حضورِ اَنور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کے لیے کلماتِ خیر فرمائے اور انہیں بطورِ اِنعام ایک حُلَّہ بھی عِنایت فرمایا۔[1]

نعت، مَنْقَبَت اور اِسْتِغاثہ

عرض: نعت، مَنْقَبَت اور اِسْتِغاثہ میں کیا فرق ہے؟ نیز آپ کی لکھی ہوئی نعتوں کی تعداد کتنی ہے؟

اِرشاد: وہ مَنْظُوم کلام جس میں شاہِ خَیْرُ الْاَنام صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعریف و تَوصِیف بیان کی جائے اُسے عُرفِ عام میں "نعت" کہتے ہیں اور وہ مَنْظُوم کلام جس میں صحابۂ کرام و اَولیائے عُظّام رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی خوبیاں بیان کی جائیں اسے "مَنْقَبَت" کہتے ہیں اور اَنبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام و اَولیائے عُظّام رَحِمَھُمُ اللہُ السَّلَام کی بارگاہ میں فریاد کرنے کو "اِسْتِغاثہ" کہا جاتا ہے۔ میرے لکھے ہوئے کلام تقریباً مُناجات اور اِسْتِغاثہ پر مشتمل ہیں مثلاً:

مجھے در پہ پھر بُلانا مدنی مدینے والے
مئے عشق بھی پلانا مدنی مدینے والے (وسائلِ بخشش)

کہیں کہیں نعتیہ اَشعار بھی آئے ہیں مثلاً:

تیری فرش پر حکومت تیری عرش پر حکومت
تو شہنشہ زمانہ مدنی مدینے والے (وسائلِ بخشش)

[1] ...... الاصابۃ، حرف المیم، مالک بن عوف، ۵/۵۵۱ دار الکتب العلمیۃ بیروت

مُسْتَقِل پورا کلام جو اوّل تا آخِر فقط نَعْتیہ اَشعار پر مَبْنی ہو، میں اپنے دِیوان میں نہیں پاتا۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنَّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن نے حقیقی معنوں میں مُتَعَدَّد نعتیں لکھی ہیں جو اوّل تا آخِر نعتیہ اَشعار پر مَبْنی ہیں مَثَلاً ''سب سے اولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی''، ''زمین وزماں تمہارے لئے'' اور چار زبانوں (یعنی عربی، فارسی، اُردو اور ہندی) پر مشتمل کلام ''لَمْ یَاتِ نَظِیْرُكَ فِیْ نَظَرٍ'' وغیرہ۔

اِسْتِغاثہ کو نعت یا مَنْقَبت کہنا کیسا؟

عرض: اِسْتِغاثہ پر مشتمل کلام کو نعت یا مَنْقَبت کہنا کیسا ہے؟

اِرشاد: شاہِ خَیْرُ الْاَنام صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعریف و توصِیف پر مشتمل کلام کو ''نعت''، بزرگانِ دِین رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی خوبیوں پر مشتمل کلام کو ''مَنْقَبت'' جبکہ اَنبیائے کِرام عَلَیْہِمُ السَّلَام و بزرگانِ دِین رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی بارگاہ میں فریاد کرنے پر مشتمل کلام کو ''اِسْتِغاثہ'' ہی کہنا چاہیے۔ عموماً لوگ ہر کلام کو نعت کہہ دیتے ہیں خواہ مَنْقَبت ہو یا اِسْتِغاثہ مثلاً حضور سَیِّدُنا غوثِ اعظم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم کی شان میں کہے گئے اَشعار کو غوثِ پاک کی نعت کہہ دیتے ہیں حالانکہ اسے ''مَنْقَبت'' کہنا چاہیے۔ بہر حال اگر کسی نے اِسْتِغاثہ پر مشتمل کلام کو نعت یا مَنْقَبت کہہ دیا تو اس پر شَرْعاً کوئی گِرِفْت نہیں۔

حمد اور مُناجات میں فرق

عرض: حمد اور مُناجات میں کیا فرق ہے؟

اِرشاد: وہ مَنْظُوم کلام جس میں اللہ تعالیٰ کی تعریف وتوصِیف بیان کی جائے اُسے ''حمد'' کہتے ہیں مثلاً:

تُو ہی مالِکِ بَحر و بَر ہے یااللہُ یااللہ
تُو ہی خالِقِ جِنّ و بَشَر ہے یااللہُ یااللہ
تُو اَبدی ہے تُو اَزَلی ہے تیرا نام علیم و علی ہے
ذات تِری سب سے بَرتَر ہے یااللہُ یااللہ (وسائلِ بخشش)

جبکہ مُناجات سے مُراد وہ مَنْظُوم کلام ہوتا ہے جس میں رب تعالیٰ کی بارگاہ میں اِلْتجا کی گئی ہو جیسے میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنَّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن کا مشہورِ زمانہ کلام:

یاالٰہی ہر جگہ تیری عطا کا ساتھ ہو
جب پڑے مُشکل شہِ مُشکل کشا کا ساتھ ہو (حدائقِ بخشش)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجھے بھی کئی مُناجات لکھنے کا شَرف حاصِل ہوا ہے جیسے:

یاربِّ محمد مِری تقدیر جگا دے
صحرائے مدینہ مجھے آنکھوں سے دِکھا دے

محبت میں اپنی گما یاالٰہی
نہ پاؤں میں اپنا پتا یاالٰہی (وسائلِ بخشش)

گانوں کی طَرز پر نعت پڑھنا کیسا؟

عرض: گانوں کی طَرز پر نعت پڑھنا کیسا ہے؟

اِرشاد: نعت کو ایسے مشہور و مَعروف گانے کی طَرز پر پڑھنا کہ نعت سُنتے ہی فوراً ذہن اس گانے کی طرف چلا جائے اس سے بچنا چاہیے اور اگر کبھی اِتفاقاً طَرز میں کچھ مُماثَلت ہو بھی جائے تو نعت خواں کو چاہیے کہ تھوڑی بہت تبدیلی کرلے۔ فی زمانہ یہ اِمتیاز کرنا بہت مشکل ہے کہ نعت گانے کی طَرز پر پڑھی جارہی ہے یا گانا نعت کی طَرز پر گایا جارہا ہے، اَلبتہ پہلے والی طَرزوں میں پڑھی جانے والی نعتوں میں جو رِقَّت اور سوز و گداز ہوا کرتا تھا وہ اب نئے اَنداز پر پڑھی جانے والی نعتوں میں نہیں ہے۔

بہرحال موجودہ دور میں سب نعتیں گانوں کی طَرز پر پڑھی جاتی ہوں یہ ضَروری نہیں کیونکہ یہ بھی تو ممکن ہے کہ گلوکار نعتوں کی طَرز پر گانے گاتے ہوں لہٰذا موجودہ دور میں پڑھی جانے والی سب نعتوں کو گانوں کی طَرز پر کہنا اور نعتیں سننے سے بچنا یا بچنے کے لیے کہنا خود کو نعت خوانی کی بَرکتوں سے محروم کرنے کے ساتھ ساتھ دوسروں کو نعت خوانی سے متنفر بھی کرسکتا ہے۔ نعتوں کے گانوں کی طَرز پر ہونے کے وَساوِس بھی انہیں کو آئیں گے جو گانے سُننے

کے شوقین ہوں گے، جو سِرے سے گانے ہی نہیں سُنتے ان کے لیے ہر طَرز نعت ہی کی طَرز ہو گی، لہٰذا اِن وَساوِس کی بِنا پر نعتیں سننا چھوڑنے کے بجائے گانے چھوڑنے میں عافیت ہے۔ نعت شریف پڑھنے اور سُننے والا سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعریف و توصِیف ہی کی نیت سے اسے پڑھتا اور سُنتا ہے، نہ اس لیے کہ وہ کسی گانے کی طَرز پر ہے۔

ثنائے سرکار ہے وظیفہ قبولِ سرکار ہے تمنا
نہ شاعری کی ہوس نہ پروا ردی تھی کیا کیسے قافیے تھے (حدائقِ بخشش)

نعت میں "تُو" یا "تیرا" کا اِستعمال

عرض: کیا نعت میں سرکارِ عالی وقار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لیے "تُو" یا "تیرا" کے اَلفاظ اِستعمال کرنا بے اَدَبی ہے؟

اِرشاد: جی نہیں! اس لیے کہ تعظیم و توہین کا دار و مَدار عُرف پر ہوتا ہے اور ہمارے مُعاشرے میں نعتیہ کلام میں ایسے اَلفاظ کے اِستعمال کو بے اَدَبی نہیں سمجھا جاتا لہٰذا اس میں حَرَج نہیں۔ نعت لکھنا ایک فَنّ ہے جس میں مختلف بَحْروں کے مَخصُوص اَوزان پر اَلفاظ لائے جاتے ہیں جس سے کلام میں حُسن پیدا ہونے کے ساتھ ساتھ اسے طَرز میں پڑھنا بھی آسان ہو جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کسی شاعِر کے لکھے ہوئے کلام میں تبدیلی بلکہ ایک حَرف کا بھی فرق کرنے سے نہ صرف کلام کا سارا حُسن ختم ہو جاتا بلکہ اسے کسی طَرز میں پڑھنا بھی دُشوار ہو

جاتا ہے لٰہذا اَدب اسی میں ہے کہ سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان میں شریعت کے دائرے میں لکھے گئے نعتیہ کلام کو مِنْ وَ عَنْ (جیسا لکھا ہے ویسے ہی) پڑھ کر اس کے حُسن کو بَرقرار رکھا جائے جیسے اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت کا مشہورِ زمانہ کلام ہے:

واہ کیا جُود و کرم ہے شَہِ بطحا تیرا
نہیں سنتا ہی نہیں مانگنے والا تیرا (حدائقِ بخشش)

بعض لوگ اسے یوں پڑھتے ہیں:

واہ کیا جُود و کرم ہے شَہِ بطحا آپ کا
نہیں سنتا ہی نہیں مانگنے والا آپ کا

اِس طرح سارے نعتیہ کلام کا حُسن ختم کر دیتے ہیں حالانکہ جنہوں نے یہ کلام لکھا ہے ان کا عشقِ مصطفےٰ اور بارگاہِ مصطفےٰ کا اَدب و اِحترام اپنے تو کیا بیگانوں کو بھی مُسَلَّم (تسلیم شُدہ) ہے۔ ایک بار بابُ المدینہ (کراچی) کے کسی علاقے میں ہونے والی محفلِ نعت میں ایک مشہور و مَعروف عالِمِ دِین تشریف فرما تھے، ان کے سامنے ایک نعت خواں نے یہی کلام پڑھنا شروع کیا لیکن اَدب کے زُعم میں "تیرا" کے بجائے ہر جگہ "آپ کا" کے اَلفاظ لگا کر سارے کلام کو بگاڑ کر رکھ دیا، بالآخر جب عالِم صاحب کے صبر کا پیمانہ لَبریز ہوا تو اِرشاد فرمایا: "اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت تم سے زیادہ اَدب جانتے تھے لٰہذا جو لکھا ہے وہی

پڑھو۔“ لہٰذا کسی بھی مسئلے میں اپنی عقل کے گھوڑے دوڑانے کے بجائے سُنّی عُلمائے کِرام و مُفتیانِ عُظّام کَثَّرَھُمُ اللہُ السَّلَام سے شَرعی رہنمائی لے کر اس کے مُطابِق عمل کرنے ہی میں عقلمندی اور دِین و دُنیا کی بھلائی ہے۔

رات دیر تک نعت خوانی کرنا

سُوال: آج کل ہمارے مُعاشرے میں رات دیر تک نعت خوانی کی مَحافِل جاری رہتی ہیں اس کے بارے میں کچھ اِرشاد فرمادیجیے۔

جواب: نعت خوانی عین سعادت ہے مگر مسلمانوں کی خیر خواہی کی نیَّت سے رات دیر تک نعت خوانی کی مَحافِل جاری نہ رکھیں کہ اس کے کئی نُقصانات ہو سکتے ہیں۔ اگر نماز قضا ہو گئی یا جماعت نکل گئی تو یہ سب سے بڑا نُقصان ہے۔ یاد رکھیے! نعت خوانی میں شِرکت کرنا زیادہ سے زیادہ مستحب عمل ہے اور ایک مستحب عمل کی وجہ سے فرض یا واجِب چھوڑنا یہ عشقِ رسول نہیں اور نہ ہی یہ عشقِ رسول کا تقاضا ہے۔ اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنَّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: ایک مستحب کے سبب واجِب کو ترک کرنا مکروہِ تحریمی ہے۔[1]

آج کل کی مُروَّجہ نعت خوانیوں میں دوسرا المیہ یہ ہے کہ محفل میں اگرچہ چند لوگ ہوں لیکن اِیکو ساؤنڈ یا لاؤڈ اسپیکر کی آواز اِس قدر بلند رکھی جاتی ہے کہ

مدینہ

1 ...... فتاویٰ رضویہ، ۸ / ۲۸۲ ملخصاً رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیا لاہور

مریضوں، بچوں، بوڑھوں اور علاقے والوں کا سونا دُشوار ہو جاتا ہے۔(شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنَّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں:)ایک مرتبہ ایک آفیسر نے مجھے بتایا کہ ہمارے محلے میں نعت خوانی کی محفل تھی جس میں بلند آواز سے نعتیں چلا رکھی تھیں۔ میں نے جا کر ان سے عرض کی کہ مجھے اِمتحان کی تیاری کرنی ہے برائے مہربانی آواز کچھ کم کر دیجیے۔ انہوں نے آواز کم کرنے کے بجائے مجھے دَلائل دینے شروع کر دیئے کہ پہلے جا کر گانے باجوں کے پروگرامز بند کراؤ پھر ہمیں آ کر سمجھانا۔

اِیذائے مُسلم کی روک تھام

یاد رکھیے! ان مَحافِل میں اگرچہ بہت سے مسلمان شِرکت کرتے، جُھومتے اور خوش ہوتے ہیں لیکن اگر کسی ایک مسلمان کو بھی اِیذا پہنچتی ہو تو اس کی مُمانَعَت ہو جائے گی۔ اِیذائے مُسلم کی روک تھام شریعت کو کس قدر محبوب ہے اس کا اَندازہ اس سے لگایئے کہ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِسنَّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فتاویٰ رضویہ جلد 26 صفحہ 325 پر فرماتے ہیں: اگر ہزار آدمی کی جماعت ہے اور صبح کی نَماز ہے اور خوب وسیع وَقت ہے اور جماعت میں 999 آدمی دِل سے چاہتے ہیں کہ امام بڑی بڑی سورَتیں پڑھے مگر ایک شخص بیمار یا ضعیف بوڑھا یا کسی کام کا ضَرورت مند ہے

کہ اس پر تَطْوِیل (لمبی قِراءَت) بار (بوجھ) ہو گی، اسے تکلیف پہنچے گی تو امام کو حرام ہے کہ تَطْوِیل (لمبی قِراءَت) کرے بلکہ ہزار میں اس ایک کے لحاظ سے نَماز پڑھائے جس طرح مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے صرف اُس عورت اور اس کے بچّے کے خیال سے نَمازِ فجر مُعَوَّذَتَین (یعنی سورۃُ الْفلق اور سورۃُ النَّاس) سے پڑھا دی اور مُعاذ ابنِ جبل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ پر تَطْوِیل (لمبی قِراءَت) میں سخت ناراضی فرمائی یہاں تک کہ رُخسار مُبارَک شِدَّتِ جَلال سے سُرخ ہو گئے اور فرمایا: کیا تو لوگوں کو فتنہ میں ڈالنے والا ہے، کیا تو لوگوں کو فتنہ میں ڈالنے والا ہے، کیا تو لوگوں کو فتنہ میں ڈالنے والا ہے اے معاذ!۔ (1)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً کوئی بھی حقیقی مسلمان نعت خوانی کی مَحافِل کا مُخالِف نہیں ہو سکتا اَلبتہ اس میں ہونے والی بے احتیاطیاں اسے مُتَنَفِّر کر سکتی ہیں لٰہذا مریضوں، بچوں اور بوڑھوں کی دِل آزاری سے بچنے کے لیے ظہر سے قبل نعت خوانی کا اِہتمام کر کے ظہر کے بعد لنگر کھلا دیجیے یا عصر تا عشا نعت خوانی کر کے عشا کے فوراً بعد لنگر کھلا دیجیے اور یہ اِحتیاط ضَرور کیجیے کہ کسی بھی مشغولیت کے سبب جماعت فوت نہ ہو۔

میں ساتھ جماعت کے پڑھوں ساری نَمازیں
اللہ! عبادت میں مرے دل کو لگا دے (وسائلِ بخشش)

---

1 ...... بخاری، کتاب الاذان، باب اذا طول الامام... الخ، ۱/۲۵۱، حدیث: ۷۰۱ ملخصاً

یاد رکھیے! رات بھر نعت خوانی کی مَحافِل اگر شَرعی خرابیوں سے پاک ہوں تو ان میں کوئی حَرَج نہیں۔ عموماً بڑی راتوں میں رات بھر نعت خوانی کی مَحافِل کا اِہتمام ہوتا ہے۔ دعوتِ اسلامی کے زیرِ اِہتمام بھی بڑی راتوں میں رات بھر اِجتماعِ ذِکر و نعت کا اِہتمام کیا جاتا ہے، ان مَحافِل اور اِجتماعِ ذِکر و نعت میں شِرکت کرنے والے اسلامی بھائیوں پر لازِم ہے کہ وہ اپنی نماز اور جماعت کا خیال رکھیں۔

والدین کو ناراض کرکے مَحافل میں شِرکت کرنا کیسا؟

سُوال: والدین کو ناراض کر کے مَحافِلِ نعت میں شِرکت کرنے اور نعتیں پڑھنے کی صورت میں ثواب ملے گا یا گناہ؟

جواب: مَحافِلِ نعت میں شِرکت کرنا اور نعتیں پڑھنا یقیناً بہت بڑی سعادت ہے لیکن اس کے لیے والدین کو اِیذا و تکلیف پہنچانا اور ان کی نافرمانی کر کے انہیں ناراض کرنا ناجائز، حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ والدین کو نعت خوانی سے تکلیف نہیں ہوتی اور نہ ہی وہ اس سے منع کرتے ہیں بلکہ نعت خوانی کے سبب گھر میں تاخیر سے پہنچنا ان کی اِیذا و تکلیف کا سبب بنتا ہے لہٰذا اپنی اس کوتاہی کو دُور کرتے ہوئے اپنے والدین کو راضی رکھنے کی کوشش کیجیے کہ حدیثِ پاک میں ہے: رِضَا اللهِ فِیْ رِضَا الْوَالِدَیْنِ وَسَخَطُ اللهِ فِیْ سَخَطِ الْوَالِدَیْنِ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ

کی رضا والدین کی رضا میں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی والدین کی ناراضی میں ہے۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! والدین کی ناراضی کی صورت میں مَحافلِ نعت میں شرکت کرنا ہرگز جائز نہیں بلکہ گناہ ہے۔(شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں:) ایک بار بہت سے نعت خواں میرے پاس جمع تھے تو میں نے ان سے عرض کی کہ آپ مَحافلِ نعت میں آدھی رات تک نعتیں پڑھتے رہتے ہیں اس سے کس کس کے والدین خوش ہوتے ہیں؟ تو ایک نعت خواں نے بھی ہاتھ نہیں اُٹھایا کہ میرے والدین مجھ سے خوش ہوتے ہیں لہٰذا ایسی نعت خوانی نہ کی جائے کہ جس سے والدین ناراض ہوتے ہوں۔ یاد رکھیے! ماں باپ کو ستانے اور ان کا دِل دُکھانے والا آخرت میں تو اپنے کیے کی سزا پائے گا ہی دُنیا میں بھی جیتے جی سزا پائے گا اور ذِلَّت و رُسوائی اس کا مُقَدَّر بنے گی چُنانچہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دَانائے غُیُوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: ہر گناہ کو اللہ عَزَّوَجَلَّ جس کے لیے چاہتا ہے بخش دیتا ہے مگر ماں باپ کی نافرمانی و اِیذا رسانی کو نہیں بخشتا بلکہ ایسا کرنے والے کو اس کے مَرنے سے پہلے دُنیا کی زندگی میں ہی جلد سزا دے دیتا ہے۔[2] لہٰذا نعت خوانوں کو چاہیے کہ وہ والدین کو ناراض کر کے اتنا بڑا خَطرہ ہرگز نہ مول لیں۔

مدینہ

1 ...... شعب الایمان، باب فی بر الوالدین، ۶/۱۷۷، حدیث: ۷۸۳۰

2 ...... شعب الایمان، باب فی بر الوالدین، فصل فی عقوق الوالدین، ۶/۱۹۷، حدیث: ۷۸۹۰

اگر آپ کو اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رضا کے لیے نعت خوانی کرنی ہے تو اس کے لیے نہ تو بہت بڑی مَحافل میں جانا شرط ہے اور نہ ہی اِیکو ساؤنڈ وغیرہ کی حاجت۔ آپ اپنے گھر والوں کے سامنے نعتیں پڑھیے آپ کے والدین بھی آپ سے راضی رہیں گے، رِیاکاری بھی نہیں ہو گی اور شیطان بھی ناکام و نامُراد ہو جائے گا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اپنے والدین کا فرمانبردار اور حقیقی عاشقِ رسول بنائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مطیع اپنے ماں باپ کا کر میں انکا
ہر اِک حکم لاؤں بجا یاالٰہی (وسائلِ بخشش)

نعت خواں حُبِّ جاہ سے کیسے بچیں؟

سُوال: حُبِّ جاہ کی علامات کیا ہیں؟ نیز نعت خواں اپنے آپ کو حُبِّ جاہ سے کیسے بچائیں؟

جواب: کسی بھی کام کو بجالانے یا اس سے بچنے کے لیے اس کا علم ہونا ضَروری ہے۔ جب تک اس کے بارے میں معلومات نہیں ہوں گی اس وقت تک اس کام کو بجالانے یا اس سے بچنے میں کماحقُّہ کامیابی حاصِل نہیں ہو سکتی۔ حُبِّ جاہ شُہرت و عزت کی خواہش کرنے کو کہتے ہیں۔ علمِ دِین سے دُوری کے سبب آج کل نعت خوانی جیسے عظیم نیک کام میں بھی اس کے نظارے عام ہیں، مثلاً محفل میں کئی نعت خوانوں کی موجودگی میں کسی نعت خواں کا یہ تمنّا کرنا کہ بس مجھے موقع مل جائے، موقع ملنے پر مائیک ہاتھ سے نہ چھوڑنا، مجمع بڑھنے کے ساتھ ساتھ

مائیک پر گرفت بھی مَضبوط کرتے چلے جانا اگرچہ اس سے اچھی آواز والے نعت خواں موجود ہوں اور سامعین بھی انہیں سننے کے لیے بے چین ہوں یقیناً یہ سب حَرکات حُبِّ جاہ کی علامات میں سے ہیں۔

اِسی طرح مَحافل کا اِنعقاد کرنے والے کئی اَفراد حُبِّ جاہ کے مَرض میں مبتلا نظر آتے ہیں، مثلاً اِجتماعِ ذِکر و نعت یا شادی وغیرہ کے موقع پر بڑی شخصیات یا ذِمَّہ داران کو اس لیے دعوت دینا کہ ان کے شرکت کرنے سے لوگوں کو یہ تأثر ملے گا کہ جناب کے بہت اوپر تک تعلقات ہیں یا شادی کے موقع پر پڑھے جانے والا مدنی سہرا[1] جو کہ سب کے لیے عام ہے لیکن لوگوں سے یہ جھوٹ کہتے پھرنا کہ یہ خاص میرے ہی نام پر لکھا گیا ہے یہ سب باتیں حُبِّ جاہ کے مَرض کی علامات ہیں۔

بہرحال نعت خواں ہو یا غیر نعت خواں ہر ایک کو حُبِّ جاہ کے بارے میں علم حاصِل کرنا چاہیے اور اس مَرض سے بچنے کے لیے اس کی وَعیدات پر غور کرنا چاہیے کہ اس کے سبب دِین کو سخت نُقصان پہنچ سکتا ہے چُنانچہ نبیِّ آخر الزّمان، شَہَنشاہِ کون و مکان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: دو بھوکے بھیڑیے اگر بکریوں کے ریوڑ میں چھوڑ دیئے جائیں تو اتنا

---

1 ...... شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا دولہا کے لیے دُعاؤں پر مشتمل منظوم کلام جو عموماً شادی کے پُر مسرّت موقع پر پڑھا جاتا ہے اسے ''مدنی سہرا'' کہا جاتا ہے۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

نقصان نہیں پہنچاتے جتنا کہ مال و دولت کی حرص اور حُبِّ جاہ اِنسان کے دِین کو نُقصان پہنچاتے ہیں۔[1]

بھائیو! ہر دَم بچو تم حُبِّ جاہ و مال سے
ہر گھڑی چوکس رہو شیطان کی اِس چال سے (وسائلِ بخشش)

نعت خواں اپنے اندر اِخلاص کیسے پیدا کریں؟

سُوال: نعت خواں اپنے اندر اِخلاص کیسے پیدا کریں؟

جواب: کوئی بھی نیک کام ہو اس کا اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رضا کے لیے ہونا ضَروری ہے۔ نعت خوانی بھی چونکہ ایک عظیم نیک کام ہے لٰہذا اس میں بھی اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رضا کو مدِّ نظر رکھنا چاہیے۔ یقیناً وہ نعت خواں بڑے خوش نصیب ہیں جنہیں خوش اِلحانی کی نعمت کے ساتھ ساتھ اِخلاص کی نعمت بھی میسر ہے۔ اگر محافلِ نعت مُنعقد کرنے اور نعت پڑھنے سے اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رضا حاصل کرنا مقصود ہے تو وہ بغیر اِیکو ساؤنڈ لگائے، مجمع بڑھائے اور دُور دُور تک آواز پہنچائے بھی حاصِل ہو سکتی ہے۔

اُمَّت کے اَحوال سے باخبر آقا

نعت خواں اسلامی بھائیوں کو اپنا یوں ذہن بنانا چاہیے کہ ہم جن کی نعتیں پڑھ

مدینہ

1 ...... ترمذی، کتاب الزھد، باب (ت: ۴۳)، ۱۶۶/۴، حدیث: ۲۳۸۳

رہے ہیں وہ پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا سے اپنی اُمَّت کے اَحوال سے باخبر ہیں یہاں تک کہ ان کی نیتوں اور دِلی اِرادوں پر بھی مُطَّلع ہیں ان پر کوئی چیز پوشیدہ نہیں جیسا کہ امام ابنِ حاج مکی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی مَدْخَل میں اور امام احمد قسطلانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی مَوَاہِبُ اللَّدُنِیہ میں فرماتے ہیں کہ بیشک ہمارے عُلمائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام نے فرمایا: لَا فَرْقَ بَیْنَ مَوْتِہٖ وَحَیَاتِہٖ فِیْ مُشَاھَدَتِہٖ لِاُمَّتِہٖ وَمَعْرِفَتِہٖ بِاَحْوَالِھِمْ وَنِیَّاتِھِمْ وَعَزَائِمِھِمْ وَخَوَاطِرِھِمْ وَذٰلِكَ عِنْدَہٗ جَلِیٌّ لَا خِفَاءَ بِہٖ یعنی حضورِ اَقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حیات و وفات میں اس بات میں کچھ فرق نہیں کہ وہ اپنی اُمت کو دیکھ رہے ہیں اور ان کی حالتوں، نیتوں، اِرادوں اور دِل کے خطروں کو پہچانتے ہیں اور یہ سب حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر روشن ہے جس میں اَصلاً پوشیدگی نہیں۔(1)

سرِ عرش پر ہے تِری گزر دلِ فرش پر ہے تِری نظر
مَلکوت و مُلک میں کوئی شے نہیں وہ جو تجھ پہ عیاں نہیں (حدائقِ بخشش)

قلبِ مُبارک میں دو آنکھیں اور دو کان

اگر سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا کوئی دِیوانہ خَلْوَت میں بغیر اِیکو ساؤنڈ کے بھی نعتیں پڑھے گا تو سرکارِ عالی وقار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سماعت فرما لیں

مدینہ

1 ...... المدخل لابن الحاج، ۱/۱۸۷ دار الکتب العلمیۃ بیروت / المواھب اللدنیۃ، ۳/۴۱۰ دار الکتب العلمیۃ بیروت

گے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قلبِ مُبارک میں دو آنکھیں اور دو کان پیدا فرمائے ہیں جن سے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم دُور سے دیکھتے اور سُنتے ہیں چُنانچہ شارحِ بُخاری امام ابنِ حجر عسقلانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں: حضرتِ سَیِّدُنا جبریل عَلَیْہِ السَّلَام نے سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے شقِ صدر مُبارک کے بعد جب قلبِ اَطہر کو زمزم کے پانی سے دھویا تو فرمانے لگے کہ قلب مُبارک ہر قسم کی کَجی (یعنی ٹیڑھے پن) اور عیب سے پاک ہے اس میں دو آنکھیں ہیں جو دیکھتی ہیں اور دو کان ہیں جو سُنتے ہیں۔ (1)

غزالیِ زماں، رازیِ دَوراں حضرتِ علّامہ سیِّد احمد سعید کاظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: قلبِ مُبارک کے یہ کان اور آنکھیں عالَمِ مَحسوسات سے وَرَاءُ الْوَرَاء (یعنی دُور سے دُور) حقائق کو دیکھنے اور سُننے کے لیے ہیں جیسا کہ خود حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اِنِّیْ اَرٰی مَا لَا تَرَوْنَ وَاَسْمَعُ مَا لَا تَسْمَعُوْنَ میں وہ دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے اور وہ سُنتا ہوں جو تم نہیں سُن سکتے۔ (2) اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنَّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن اپنے مشہورِ زمانہ سلام "مصطفےٰ جانِ رَحمت پہ لاکھوں سلام" میں فرماتے ہیں:

---

(1) فتح الباری، کتاب التوحید، باب ما جآء فی قولہ عَزَّوَجَلَّ وکلّم اللہ موسی تکلیما، ۱۴/۴۰۷، تحت الحدیث: ۷۵۱۷ دار الکتب العلمیۃ بیروت

(2) مقالاتِ کاظمی، ۱/۱۶۰ کاظمی پبلی کیشنز مدینۃ الاولیا ملتان/ترمذی، کتاب الزھد، باب فی قول النبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم: لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَضَحِکْتُمْ قَلِیْلًا، ۴/۱۴۰، حدیث: ۲۳۱۹

دُور و نزدیک کے سُننے والے وہ کان

کان لعلِ کرامت پہ لاکھوں سلام (حدائقِ بخشش)

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہم سب کو اِخلاص کی دولت سے مالا مال فرمائے کہ اِخلاص کے ساتھ کیا جانے والا تھوڑا عمل بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت سے کافی ہو جاتا ہے جیسا کہ اِمَامُ الْمُخْلِصِیْن، سَیِّدُ الْمُرْسَلِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ دِلنشین ہے: اَخْلِصْ دِیْنَكَ یَكْفِكَ الْعَمَلُ الْقَلِیْلُ یعنی اپنے دِین میں مخلص ہو جاؤ تھوڑا عمل بھی کافی ہو گا۔(1) حُجَّةُ الْاِسْلَام حضرتِ سَیِّدُنا امام محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْوَالِی ایک بُزرگ سے نقل کرتے ہیں: ایک ساعت کا اِخلاص ہمیشہ کی نَجات کا باعِث ہے مگر اِخلاص بہُت کم پایا جاتا ہے۔(2)

مِرا ہر عمل بس ترے واسطے ہو

کر اِخلاص ایسا عطا یاالٰہی (وسائلِ بخشش)

نمازِ باجماعت کا جذبہ بیدار کرنے کے واقعات

سُوال: نمازِ باجماعت کا جَذبہ بیدار کرنے کے لیے تَرغیب کے طور پر چند واقعات بیان فرما دیجیے۔

جواب: انسان کے دِل میں جس چیز کی اَہمیت ہوتی ہے اس کا جَذبہ بھی بیدار ہو جاتا

مــــــدینہ

1 ...... مستدرک حاکم، کتاب الرقاق، ۵/۴۳۵، حدیث: ۷۹۱۴ دار المعرفة بیروت

2 ...... اِحیاءُ العلوم، کتاب النیة والاخلاص والصدق، ۵/ ۱۰۶ دار صادر بیروت

ہے۔ نمازِ باجماعت کا جذبہ پانے کے لیے باجماعت نماز اَدا کرنے کے فَضائل پڑھیے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ باجماعت نماز ادا کرنے کا ذہن بنے گا۔ پہلے کے دور میں لوگوں کے دِلوں میں نمازِ باجماعت کا ایسا جذبہ ہوتا تھا کہ کام کاج کی کوئی بھی مَصْرُوفیت اُنہیں نماز سے غافل نہ کرتی، جوں ہی نماز کا وقت ہوتا لوگ فوراً اپنا کام کاج چھوڑ کر مَساجد کی طرف رُخ کرتے چُنانچہ خُدائے رحمٰن عَزَّوَجَلَّ کا فرمانِ عالیشان ہے:

رِجَالٌ لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّ لَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَ اِقَامِ الصَّلٰوةِ وَ اِيْتَآءِ الزَّكٰوةِ ۪ (پ۱۸، النور:۳۷)

ترجمۂ کنزُالایمان: وہ مرد جنہیں غافل نہیں کرتا کوئی سودا اور نہ خَرید و فروخت اللہ کی یاد اور نماز برپا رکھنے اور زکوٰۃ دینے سے۔

اِس آیتِ کریمہ کے تحت تفسیرِ خازِن میں ہے کہ حضرتِ سَیِّدُنا ابنِ عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بازار میں تھے تو مسجد میں نماز کے لیے اِقامَت کہی گئی (آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے دیکھا کہ) لوگ اُٹھے اور دُکانیں بند کر کے مَساجد میں داخِل ہو گئے تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: ایسے ہی لوگوں کے حق میں یہ آیتِ کریمہ نازِل ہوئی ہے۔[1]

حُجَّةُ الْاِسْلَام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی فرماتے ہیں: بعض مُفَسِّرِینِ کِرام رَحِمَھُمُ اللہُ السَّلَام نے لکھا ہے کہ اِس آیت میں اُن نیک لوگوں کی

مدینہ

1 ...... تفسیر خازن، پ۱۸، النور، تحت الآیۃ: ۳۷، ۳/۳۵۵ المطبعۃ المیمنیۃ مصر

طرف اِشارہ ہے کہ اُن میں سے جو لوہار ہوتا تھا وہ اگر ضَرب (یعنی چوٹ) لگانے کے لیے ہتھوڑا اُوپر اُٹھائے ہوئے ہوتا اور اِسی حالت میں اذان کی آواز سنتا تو اب ہتھوڑا لوہے وغیرہ پر مارنے کے بجائے فوراً رکھ دیتا نیز اگر موچی (یعنی چمڑا سینے والا) سُوئی چمڑے میں ڈالے ہوئے ہوتا اور جُوں ہی اذان کی آواز اُس کے کانوں میں پڑتی تو سُوئی کو باہَر نکالے بغیر چمڑا اور سُوئی وہیں چھوڑ کر بِلا تاخیر مسجِد کی طرف چل پڑتا۔ اُٹھے ہوئے ہتھوڑے کی ایک ضَرب لگا دینا یا سُوئی کو دوسری طرف نکالنا بھی اُن کے نزدیک تاخیر میں شامِل تھا حالانکہ اِس میں وقت ہی کتنا لگتا ہے۔[1]

ساری رات کی عبادت سے بہتر عمل

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دوستوں کی بیٹھک ہو یا مَذہبی اِجتماع کے بعد جَم گھٹ، شادی کی تقریب ہو یا تعزِیت کی نِشَشت، کسی سے مُلاقات ہو یا فون پر بات چیت جیسے ہی نماز کا وقت ہو اور کوئی مانِع شَرعی نہ ہو تو فوراً مسجد کا رُخ کرتے ہوئے باجماعت نماز ادا کیجیے کہ شَرائط پائے جانے پر مسجد میں نمازِ باجماعت ادا کرنا واجِب ہے۔ یوں ہی رات بھر محافل وغیرہ میں شرکت کی وجہ سے نمازِ فجر کی جماعت ہرگز ترک نہ کیجیے کہ نمازِ فجر باجماعت ادا کرنا یقیناً ساری رات کی عبادت سے بہتر ہے جیسا کہ حضرتِ سَیِّدُنا اَبُو بکر بن سلیمان بن

مدینہ

1 ...... کیمیائے سعادت، ۱/۳۳۹ اِنتشارات گنجینہ تھران

اَبُو حَثْمَہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْن حضرتِ سَیِّدُنا عمر بن خَطَّاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ایک دن فجر کی نماز میں سلیمان بِن اَبُو حَثْمَہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو نہ پایا تو بازار کی طرف چلے کیونکہ حضرت سلیمان بِن اَبُو حَثْمَہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی رہائش گاہ مسجد اور بازار کے بیچ میں تھی۔ جب آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ان کی والدہ "شِفاء" کے قریب سے گزرے تو ان سے کہا: میں نے فجر کی نماز میں سلیمان کو نہیں دیکھا؟ انہوں نے جواب دیا: وہ ساری رات عبادت کرتے رہے صبح کو ان کی آنکھ لگ گئی۔ یہ سُن کر اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْن حضرتِ سَیِّدُنا عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: فجر کی نماز باجماعت ادا کرنا میرے نزدیک ساری رات کے قیام (یعنی نفلی عبادت کرنے) سے بہتر ہے۔[1]

اَمیرِ اہلسنّت کا باجماعت نماز پڑھنے کا معمول

(شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں:) اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت، سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نگاہِ عنایت اور بزرگوں کے فیضان کی بَرکت سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ شروع سے ہی میرا باجماعت نماز پڑھنے کا مَعمول ہے۔ ایک مَرتبہ مَرکزُ الْاَولیا (لاہور) سے بابُ المدینہ (کراچی) واپسی کے موقع پر پرواز (Flight) سے کچھ دیر پہلے سنّتوں کی دعوت دینے اور یارسولَ اللہ کہنے

مدینہ

1 ...... موطّا امام مالک، کتاب صلاۃ الجماعۃ، باب ما جاء فی العتمۃ والصبح، ۱/۱۳۴، حدیث: ۳۰۰ دارالمعرفۃ بیروت

کے مُقَدَّس جُرم کی پاداش میں مجھ پر قاتلانہ حملہ ہوا جس کے نتیجے میں دو اسلامی بھائی شہید ہو گئے۔ وہ پَرواز مجھ سے چُھوٹ گئی اَلبتہ دوسری پَرواز سے میں اسلامی بھائیوں کے کہنے پر راتوں رات بابُ المدینہ (کراچی) آ گیا اور دوسرے دن بغیر حارِثین (Guards) کے میں نے فیضانِ مدینہ میں باجماعت نمازیں اَدا کیں۔ میں نے اپنا یہ واقعہ اسلامی بھائیوں کی رَغبت اور تحدیثِ نعمت کے لیے عرض کیا ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں پانچوں وقت کی نماز باجماعت مسجد کی پہلی صف میں تکبیرِ اولیٰ کے ساتھ پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

میں پانچوں نمازیں پڑھوں باجماعت
ہو توفیق ایسی عطا یاالٰہی (وسائلِ بخشش)

رات تاخیر سے گھر پہنچنے میں والدین کی ناراضی

سُوال: مدرسۃُ المدینہ بالِغان میں پڑھنے یا پڑھانے کے سبب ہونے والی تاخیر سے والدین ناراض ہوتے ہوں تو کیا مدرسہ چھوڑ دیا جائے؟

جواب: والدین کی ناراضی کا اَصل سبب مدرسۃُ المدینہ بالِغان میں پڑھنا یا پڑھانا نہیں بلکہ رات تاخیر سے گھر پہنچنا ہے لہٰذا مدرسۃُ المدینہ بالِغان چھوڑنے کے بجائے رات تاخیر سے گھر جانے کی عادت کو ترک کیا جائے۔ تاخیر سے گھر جانے پر والدین اور دِیگر گھر والوں کی نیند میں خَلَل واقع ہوتا ہو گا بِالْخُصُوص والد

صاحب نے صبح سویرے ڈیوٹی پر جانے کے سبب رات جلد سونا ہوتا ہے مگر آپ کی تاخیر کے سبب وہ جلد آرام نہیں کر پاتے ہوں گے۔ اِسی طرح گھر میں کوئی مریض نیند کی گولیاں کھا کر سویا ہی ہو گا کہ اچانک دروازے کی دَستک اس کی رات بھر کے لیے نیند اُچاٹ کر دیتی ہو گی اور کبھی والدین سونے کے بجائے اپنے لاڈلے کی خیریت کی تشویش میں بے چینی سے اس کی راہ تکتے اور خیریت سے لوٹنے کی دُعائیں مانگتے ہوں گے۔

اگر واقعی بیٹے کے رات تاخیر سے پہنچنے کے سبب والدین کو اَذیت ہوتی ہو تو اب اسے رات جلدی گھر پہنچنا لازِم ہے کہ ایک مستحب عمل (مدرسۃُ الْمدینہ بالِغان وغیرہ) کی خاطِر اَشد حرام فِعل (یعنی والدین کی دِل آزاری) کی اِجازت ہرگز نہیں دی جاسکتی۔ ہر ایک کو چاہیے کہ اپنے والدین کی دِل آزاری سے بچتے ہوئے رات جلد گھر پہنچنے کی کوشش کرے۔ مدرسۃُ الْمدینہ بالِغان نمازِ عشا کے بعد ہی لگانا ضَروری نہیں بلکہ کسی اور نماز کے وقت اسلامی بھائی میسر آتے ہوں تو اس وقت لگا لیا جائے۔ اگر عشا کے بعد ہی مدرسۃُ الْمدینہ بالِغان لگانے میں زیادہ فَوائد ہیں تو اسلامی بھائی حتَّی الْاِمکان عشا کی نماز اسی مسجد میں ادا کریں جہاں مدرسہ لگانا ہے اور عشا کی نماز کے فوراً بعد صرف اکتالیس منٹ کا مدرسہ لگائیں پھر عشا کی جماعت سے دو گھنٹے کے اندر گھر پہنچنے والے مدنی اِنعام پر عمل کرتے ہوئے گھر پہنچ جائیں۔ اس طرح اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ گھر

والے بھی مطمئن رہیں گے اور نمازِ تہجد پانے، صَدائے مدینہ لگانے اور فجر کی نماز باجماعت ادا کرنے میں بھی سہولت رہے گی۔

صَدائے مدینہ دوں روزانہ صَدقہ
ابوبکر و فاروق کا یاالٰہی (وسائلِ بخشش)

مَدَنی مشورے کی وجہ سے تاخیر سے گھر پہنچنا

سُوال: رات کو مدنی مشورے میں تاخیر کے سبب والدین کا دِل دُکھتا ہو تو ایسی صورت میں کیا کرنا چاہیے؟

جواب: والدین کو راضی کرنے کی ہر ممکن کوشش کرنی چاہیے کہ ان کی رضا میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا اور ان کی ناراضی میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی پوشیدہ ہے جیسا کہ رَحمتِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: والدین کی رضا میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا اور ان کی ناراضی میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی ہے۔(1) حضرتِ سَیِّدُنا ابُو اُمامہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے رِوایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کی: یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! والدین کا اولاد پر کیا حق ہے؟ فرمایا: هُمَا جَنَّتُكَ وَنَارُكَ وہ دونوں تیری جنّت و دوزخ ہیں۔(2) یعنی ان کو راضی رکھنے سے جنّت ملے گی اور ناراض رکھنے سے دوزخ کے مستحق ہو گے۔

مدینہ

1 ...... شعب الایمان، باب فی بر الوالدین، ۶/۱۷۷، حدیث: ۷۸۳۰

2 ...... ابنِ ماجه، کتاب الادب، باب بر الوالدین، ۴/۱۸۶، حدیث: ۳۶۶۲ دار المعرفة بیروت

اگر رات کے مَدَنی مشوروں کی وجہ سے تاخیر سے گھر پہنچنے کے سبب والدین کا دِل دُکھتا ہو، انہیں اَذِیت پہنچتی ہو تو مَدَنی مشورے رات کے بجائے نمازِ فجر کے بعد رکھے جائیں اور اسلامی بھائی مدنی مشورے کے اِختتام پر اِشراق و چاشت ادا فرما کر اپنے گھروں کو لوٹ جائیں۔ اگر کاروبار کی مَصروفیت کی وجہ سے نمازِ فجر کے بعد ممکن نہ ہو تو اتوار کے دن مدنی مشورے رکھے جائیں تاکہ اسلامی بھائی بآسانی مدنی مشوروں میں شریک ہو سکیں۔ اس طرح اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کے والدین بھی آپ سے راضی رہیں گے اور آپ کو رات جلد آرام کرنے کا وقت بھی مل جائے گا۔ یاد رکھیے! والدین کو ستانے اور ان کا دِل دُکھانے والوں کو کبھی بھی کامیابی نصیب نہیں ہوتی، دُنیا و آخرت میں ایسوں کے لیے خَسارہ ہی خسارہ ہے۔

دِل دُکھانا چھوڑ دیں ماں باپ کا
ورنہ ہے اس میں خَسارہ آپ کا (وسائلِ بخشش)

رات دیر تک جاگنا صحت کے لیے بھی نُقصان دِہ ثابت ہو سکتا ہے۔ رات دیر تک جاگنے کے سبب آپ کی نیند پوری نہیں ہو گی تو نتیجۃً آپ کے دن بھر کے معمولات بھی مُتاثر ہوں گے۔ اِسی طرح اگر جامعات اَلْمدینہ میں رات پڑھائی کے حلقے دیر تک لگے رہیں، طلبا کو سوتے سوتے ایک بج جائے جس کی وجہ سے نمازِ تہجد ادا کرنا تو دُور کی بات نمازِ فجر کے لیے اُٹھنا بھی دُشوار ہو جائے

تو یہ مُناسِب نہیں ہے۔ اگر جامعاتُ المدینہ میں بھی عشا کے بعد جلد سونے کی ترکیب ہو اور پڑھائی کے حلقے نمازِ تہجد ادا کرنے کے بعد لگائے جائیں تو نمازِ تہجد کی سعادت حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ نمازِ فجر بھی بآسانی جماعت کے ساتھ ادا کی جاسکتی ہے۔

بڑی راتوں کے اِجتماعات

سُوال: کیا بڑی راتوں کے اِجتماعات بھی دو گھنٹے کے اَندر ختم کر دینے چاہییں؟

جواب: بڑی راتوں کے سنّتوں بھرے اِجتماعات عشا کی جماعت سے دو گھنٹے کے اَندر گھر پہنچنے والے مدنی اِنعام سے مُسْتَثْنیٰ (یعنی الگ) ہیں کیونکہ ان اِجتماعات میں نئے آنے والے اسلامی بھائیوں سے مُلاقات اور اِنفرادی کوشش کرنی ہوتی ہے جو دو گھنٹے میں ممکن نہیں۔ اِسی طرح اَراکینِ شُوریٰ اور کابینات کے نگران وغیرہ دُور دَراز کے علاقوں اور قصبوں میں بیان کے لیے آتے جاتے ہیں تو ان کا کافی وقت اس میں صَرف ہو جاتا ہے نیز اِجتماع کے بعد شُرکا اِن سے مُلاقات کی سعادت بھی حاصل کرتے ہیں لہٰذا اِن اِجتماعات کی وجہ سے تاخیر ہونے کی صورت میں دو گھنٹے کے اَندر گھر پہنچنے والے مدنی اِنعام پر ان کا عمل شُمار کیا جائے گا۔

اگر کسی کے والدین ان بڑے اِجتماعات میں بھی تاخیر کے سبب ناراض ہوتے ہوں تو وہ اِختتام کا اِنتظار کیے بغیر جلد گھر لوٹ جائے اور اپنے والدین کو راضی رکھنے کی کوشش کرے۔ اگر والدین شفقت کی بِنا پر اِجتماعات میں شرکت

کرنے سے ہی منع کرتے ہوں تب بھی ان کی پیروی کرتے ہوئے رُک جائے کہ اِجتماعات و مَحافل میں شِرکت کرنا مستحب ہے جبکہ والدین کے ساتھ اِحسان و بھلائی کرنا اور ان کا حکم ماننا فرض ہے چنانچہ اِرشادِ رَبُّ الْعِباد ہے:

وَ اِذْ اَخَذْنَا مِیْثَاقَ بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ قف وَ بِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا (پ ۱، البقرۃ: ۸۳)

ترجمۂ کنزُ الایمان: اور جب ہم نے بنی اسرائیل سے عہد لیا کہ اللہ کے سِوا کسی کو نہ پوجو اور ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرو۔

اِس آیتِ مُبارَکہ کے تحت صَدْرُ الْاَفاضِل حضرتِ علّامہ مولانا سَیِّد محمد نعیمُ الدِّین مُراد آبادی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْہَادِی فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے اپنی عبادت کا حکم فرمانے کے بعد والدین کے ساتھ بھلائی کرنے کا حکم دیا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ والدین کی خِدمت بہت ضَروری ہے والدین کے ساتھ بھلائی کے یہ معنٰی ہیں کہ ایسی کوئی بات نہ کہے اور ایسا کوئی کام نہ کرے جس سے اُنہیں اِیذا (تکلیف) ہو اور اپنے بدن و مال سے ان کی خدمت میں دَریغ (کوتاہی) نہ کرے جب اُنہیں ضَرورت ہو ان کے پاس حاضِر رہے۔ اگر والدین اپنی خدمت کے لئے نوافل چھوڑنے کا حکم دیں تو چھوڑ دے ان کی خدمت نَفل سے مُقَدَّم (پہلے) ہے۔ (اَلبتہ فَرائض و) واجبات والدین کے حکم سے تَرک نہیں کیے جاسکتے۔(1)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بڑا اِجتماع ہو یا کوئی بڑی رات خواہ وہ رمضانُ

مدینہ

1 ...... خزائن العرفان، پ ۱، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۸۳ مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

المبارک کی ستائیسویں شب ہی کیوں نہ ہو، والدین کی رضامندی سے ہی ان میں شِرکت کیجیے۔ اگر وہ گھر میں رہنے کا حکم دیں تب بھی ان کی اِطاعت کیجیے۔ ہو سکے تو گھر پر ہی تنہائی میں بیٹھ کر بیان یا نعت کی کیسٹ لگا کر سُن لیجیے یا خود ہی نعت شریف پڑھتے اور جھومتے جائیے۔ شہنشاہِ سُخن، اُستادِ زَمن حضرتِ مولانا حسن رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان کیا خوب فرماتے ہیں:

دِل میں ہو یاد تیری گوشۂ تنہائی ہو
پھر تو خَلوت میں عجب اَنجمن آرائی ہو (ذوقِ نعت)

اسلامی بہنوں کے لیے مَدَنی کام کا وقت

سُوال: کیا اسلامی بہنوں کو مدنی کام کے سلسلے میں مَغرب کے بعد تک گھر سے باہر رہنے کی اِجازت ہے؟

جواب: مَدَنی مرکز کی طرف سے کسی بھی اسلامی بہن کو مغرب کے بعد مدنی کام کے سلسلے میں گھر سے باہَر رہنے کی اِجازت نہیں لہٰذا تمام اسلامی بہنیں اپنی تمام تر تنظیمی مَصروفیات سے فَراغت حاصِل کر کے مغرب سے پہلے پہلے اپنے گھر پہنچ جائیں۔ یہ اسلامی بہنوں کے مدنی اِنعامات میں سے ایک مدنی اِنعام بھی ہے کہ ”کیا آج آپ نے گھر میں مَدَنی ماحول بنانے کے لئے 19 مَدَنی پھولوں کے مُطابِق ممکنہ صورت میں عمل کیا؟ نیز تمام تنظیمی مَصروفیات سے فارِغ ہو کر مغرب سے پہلے گھر پہنچ گئیں؟“ مدنی کاموں کے علاوہ بھی اگر اسلامی بہنیں

شَرعی ضَرورت کے تحت گھر سے باہر جائیں تو غُروبِ آفتاب سے پہلے پہلے انہیں گھر لوٹ آنا چاہیے۔

دن میں دعوتِ اسلامی کا مدنی کام

سُوال: دن میں دعوتِ اسلامی کا مدنی کام کیسے کیا جائے؟

جواب: دن میں مدنی کام کرنے کے لیے ضَروری ہے کہ رات عشا کی جماعت سے دو گھنٹے کے اندر گھر پہنچ کر آرام کیا جائے۔ اگر رات جلد آرام نہیں کریں گے تو دن بھر نیند کا غلبہ رہے گا جس کی وجہ سے دعوتِ اسلامی کا مدنی کام تو کیا سارے ہی کام مُتأثر ہوں گے۔ رات جلد سونے کی عادت بنائیے تاکہ صبح بآسانی آنکھ کھل جائے اور زہے نصیب! تہجد کی نماز ادا کرنا نصیب ہو جائے۔ پھر فجر کی اذان کے بعد علاقے میں صَدائے مدینہ کی دھومیں مچاتے ہوئے مسلمانوں کو نمازِ فجر کے لیے جگائیے۔ نمازِ فجر کے بعد نئے نئے اسلامی بھائیوں پر اِنفرادی کوشش کر کے انہیں مدنی حلقے میں بٹھائیے۔ صَدائے مدینہ لگانے سے نمازیوں کی تعداد میں اِضافہ ہو گا، مَساجد آباد ہوں گی، امام صاحِبان اور مسجد کی اِنتظامیہ والے بھی خوش ہوں گے تو یوں مدنی کاموں میں ترقی ہو گی۔

اِسی طرح دن میں مارکیٹوں اور بازاروں میں دُکانداروں کے فارِغ اوقات سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے چوک دَرس اور مدنی دورہ کی ترکیب بنائیے۔ اِنفرادی

کوشش کے ذَریعے لوگوں کو مدنی اِنعامات کا عامِل اور مدنی قافلوں کا مُسافِر بنانے کی کوشش کیجیے۔ بڑے شہروں میں جہاں لوگ جلد نہیں سوتے وہاں عشا کی جماعت کے وقت سے دو گھنٹے تک مدنی کام کیا جا سکتا ہے۔ اِسی طرح عام دِنوں میں جن اسلامی بھائیوں سے مُلاقات نہ ہو پاتی ہو تو چھٹی کے دن سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے ان اسلامی بھائیوں سے مُلاقات کر کے انہیں ہفتہ وار سنّتوں بھرے اِجتماعات میں شِرکت اور مدنی قافلوں میں سفر کرنے کی دعوت دیجیے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ مدنی کام بڑھتے جائیں گے۔

مُحَدِّث ہونا عِلم کا پہلا زینہ اور مُجتہد ہونا آخِری مَنزِل

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِسنَّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: ”قیامت قریب ہے، اچھے لوگ اُٹھتے جاتے ہیں، جو جاتا ہے اپنا نائب نہیں چھوڑتا۔ (پھر فرمایا:) امام بخاری نے انتقال فرمایا نوے ہزار شاگرد محدِّث چھوڑے، سیِّدُنا امامِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے انتقال فرمایا اور ایک ہزار مجتہدین اپنے شاگرد چھوڑے۔ محدِّث ہونا علم کا پہلا زینہ ہے اور مجتہد ہونا آخری منزل اور اب ہزار مرتے ہیں اور ایک بھی نہیں چھوڑتے۔“

(ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص۲۳۸ مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی)

فہرست

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
دُرُود شریف کی فضیلت	2	نعت خواں حُبِّ جاہ سے کیسے بچیں؟	18
نعت خوانی کی اَہمیت و فضیلت	2	نعت خواں اپنے اندر اِخلاص کیسے پیدا کریں؟	20
دَربارِ رِسالت کے سب سے زیادہ مشہور شاعر	4	اُمَّت کے اَحوال سے باخبر آقا	20
بارگاہِ رسالت سے اِنعام و اکرام	5	قَلبِ مُبارَک میں دو آنکھیں اور دو کان	21
نعت، اِستغاثہ اور منقبت	7	نمازِ باجماعت کا جذبہ بیدار کرنے کے واقعات	23
اِستغاثہ کو نعت یا منقبت کہنا کیسا؟	8	ساری رات کی عبادت سے بہتر عمل	25
حمد اور مُناجات میں فرق	9	اَمیرِ اہلسنَّت کا باجماعت نماز پڑھنے کا معمول	26
گانوں کی طَرز پر نعت پڑھنا کیسا؟	10	رات تاخیر سے گھر پہنچنے میں والدین کی ناراضی	27
نعت میں "تُو" یا "تیرا" کا اِستعمال	11	مَدَنی مشورے کی وجہ سے تاخیر سے گھر پہنچنا	29
رات دیر تک نعت خوانی کرنا	13	بڑی راتوں کے اِجتماعات	31
اِیذائے مسلم کی روک تھام	14	اسلامی بہنوں کے لیے مَدَنی کام کا وقت	33
والدین کو ناراض کرکے مَحافل میں شِرکت کرنا کیسا؟	16	دن میں دعوتِ اسلامی کا مدنی کام	34